بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کفر وارتداد کی تباہ کاریاں

مرتب

محمد شاکر عمیر معروفی قاسمی مظاہری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اصلاح معاشرہ اور ہماری ذمہ داریاں

بالیقین ہم مسلمان ہیں اور ہر شخص کی بحیثیت مسلمان یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے ایمان وعقیدہ کی اصلاح کے ساتھ خود بھی نیک اعمال انجام دیتا رہے اور برائیوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہے اور دوسروں کو بھی نیک صفت بنانے کی کوشش کرے، اچھائیوں کا حکم دے اور برائیوں سے روکے۔

قرآن کریم میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

"کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ"

ترجمہ: تم لوگ بہترین امت ہو جو لوگوں کو نفع پہنچانے کے لیے پیدا کی گئی ہے، تم اچھائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور خود بھی ایمان والے ہو۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے:

کُلُّکُمۡ رَاعٍ وَ کُلُّکُمۡ مَسۡئولٌ عَنۡ رَّعِیَّتِہٖ وَالۡأَمِیرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی أَھۡلِ بَیۡتِہٖ وَالۡمَرۡأَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیۡتِ زَوۡجِھَا وَوَلَدِہٖ فَکُلُّکُمۡ رَاعٍ وَ کُلُّکُمۡ مَسۡئولٌ عَنۡ رَعِیَّتِہٖ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر کسی کو اپنی ذمہ داری کے بارے میں

جواب دینا ہے، امیر اپنی رعایا پر نگران ہے۔ آدمی اپنے گھر کا نگران ہے، عورت اپنے خاوند کے گھر اور اپنے بچوں کی نگران ہے۔ تم میں سے ہر کوئی ذمہ دار ہے اور ہر کسی سے اس کی ذمہ داری کے متعلق پوچھا جائے گا۔

نیز اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجالاتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو ایک نہایت اہم ذمے داری کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور وہ ہے اپنے ساتھ اپنے گھر والوں کی بھی اصلاح اور ان کی اسلامی تعلیم و تربیت کا انتظام واہتمام تاکہ اولاد بھی جہنم کا ایندھن بننے سے بچ جائے، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب بچہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اسے نماز کی تلقین کی جائے اور دس سال کے بچوں میں نماز سے تساہل وغفلت دیکھی جائے تو انہیں سرزنش کی جائے اور تنبیہ کے لئے مارنے کی ضرورت پڑے تو مار کر نماز کا عادی بنایا جائے۔

مسلمانو!

ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اولاد کے حوالے سے ہماری ذمہ داری صرف ان کی ضروریاتِ زندگی فراہم کرنے کی حد تک ہے، بلکہ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے اپنے اہل وعیال کے حوالے سے ہمارا پہلا فرض یہ ہے کہ ہم انہیں جہنم کی آگ سے بچانے کی فکر وکوشش کریں، اس کے لیے ہر وہ طریقہ اختیار کریں جس سے ان کے دلوں اور ذہنوں میں دین کی سمجھ بوجھ، اللہ کا خوف اور آخرت کی فکر پیدا ہوجائے تاکہ ہمارے ساتھ وہ بھی جہنم کی اس آگ سے بچ جائیں:

{وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ} "جس کا ایندھن انسان اور پتھر بنیں گے۔

{عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ} اس پر بڑے تندخو، بہت سخت دل فرشتے مامور ہیں۔ وہ فرشتے مجرموں کو جہنم میں جلتا دیکھ کر ان پر رحم نہیں کھائیں گے اور نہ ہی وہ ان کے رونے دھونے سے متاثر ہوں گے۔

{ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ } "اللہ ان کو جو حکم دے گا وہ فرشتے اس کی نافرمانی نہیں کریں گے" اللہ تعالیٰ جس کو جیسا عذاب دینے کا حکم دے گا وہ فرشتے اسے ویسا ہی عذاب دیں گے۔ کسی کے رونے دھونے کی وجہ سے اس کے ساتھ کوئی رعایت نہیں برتیں گے۔

{وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ۔} "اور وہ فرشتے وہی کریں گے جس کا انہیں حکم دیا جائے گا۔"

مسلمانو!

بتاؤ کیا کوئی شخص یہ چاہے گا کہ اس کی لاڈلی اولاد جہنم کا ایندھن بننے کے لیے ان سخت دل فرشتوں کے حوالے ہو؟ ہرگز نہیں چاہے گا، مگر اس کے لئے ہمیں اس کا جائزہ لینا ہوگا کہ کیا ہم اپنے اہل وعیال کو جنت کی طرف لے جا رہے ہیں یا جہنم کا راستہ دکھا رہے ہیں؟ اپنے بہترین وسائل خرچ کر کے اپنی اولاد کو ہم جو تعلیم دلوا رہے ہیں کیا وہ ان کو دین کی طرف راغب کرنے والی ہے یا ان کے دلوں میں دین سے بغاوت کے بیج بونے والی ہے؟ یاد رکھیں اگر ہم اپنے اہل وعیال کو اچھے، سچے اور کھرے مسلمان بنانے کی کوشش نہیں کر رہے ہیں اور ان کے لیے ایسی تعلیم و تربیت کا اہتمام نہیں کر رہے جو انہیں دین کی طرف راغب کرنے اور فکر آخرت سے آشنا کرنے کا باعث بنے تو ہمیں جان لینا چاہیے کہ ہم محبت کے نام پر ان سے عداوت و دشمنی کر رہے ہیں، ایسی دشمنی جس کا نتیجہ بڑا بھیانک ہوگا۔

معاشرہ کا برا حال:

اس وقت عام طور پر مسلم معاشرہ کی جو صورت حال ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے، سب سے اہم عبادت نماز سے غفلت عام ہے، نشہ بازی، جوا، سٹہ اور طرح طرح کی اخلاق کو بگاڑنے والی چیزوں اور زندگی کو تباہ کرنے والی عادتوں میں معاشرہ کا بڑا طبقہ مبتلا ہے، شادی کے موقعہ پر فضول خرچی، جہیز اور لایعنی رسم ورواج کی پابندی کی وجہ سے کتنے گھرانے تباہ ہو رہے ہیں، ملٹی میڈیا موبائل کے غلط استعمال سے نوجوان طبقہ بے حیائی اور فحاشی کا شکار ہو رہا ہے، اور کفر وارتداد تک کے واقعات پیش آرہے ہیں۔

دوسری طرف ان جیسی خرابیوں کے ازالہ کے لیے، امر بالمعروف ، نہی عن المنکر یعنی اصلاح معاشرہ کے لیے جیسی مسلسل اور منظم جدوجہد کی ضرورت ہے اس میں بھی عام طور پر کوتاہی ہو رہی ہے جس کے نتیجہ میں امت عام طور پر بے چینی ، پریشانی، فتنہ وفساد، لڑائی جھگڑوں اور شہوت پرستی میں مبتلا نظر آتی ہے۔

ہماری ذمہ داریاں ان حالات میں تمام مسلمانوں اور خاص طور پر علماء کرام، ائمہ مساجد، متولیان مساجد، بستی اور برادری کے ذمہ دار افراد کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ معاشرہ کی اصلاح کے لیے خود محنت کریں اور اس سلسلہ میں کی جانے والی کوششوں کے بھرپور ساتھ دیں۔

اے اللہ ہمارے احوال کی اصلاح فرمایئے اور ہمیں راہ راست پر چلایئے، آمین

کفر وارتداد کی تباہ کاریاں

ایمان ایسا نور ہے جس کے تقاضوں پر چل کر دنیا وآخرت کی فلاح وبہبود اور کامیابی وکامرانی نصیب ہوتی ہے، ایمان جہنم کی آگ سے بچنے اور جنت میں داخل ہونے کا وسیلہ ہے، ایمان تاریکیوں سے نکل کر روشنی میں آنے کا ذریعہ ہے، ایمان دنیا وآخرت میں پاکیزہ زندگی عطا کرتا ہے، ایمان مومنین کو خوشی ومسرت کے مواقع پر شکر گزاری، اور مصیبت وپریشانی میں صبر وثبات اور اپنے تمام اوقات میں خیر وبھلائی حاصل کرنے پر آمادہ کرتا ہے، ایمان کی حقیقت دل میں اتر جائے تو مومن کو ہلاکت انگیز چیزوں سے محفوظ رکھتا ہے، ایمان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بندے کی مدد فرماتا ہے اور تمام ناپسندیدہ چیزوں سے مومنوں کا دفاع کرتا ہے، ایمان کے نتیجہ میں اللہ تعالی مومنین کو مصائب ومشکلات سے نجات عطا فرماتا ہے، ایمان نہ ہو تو سارا عمل بیکار وبرباد ہے۔

ایک طرف ایمان کی یہ حقیقت واہمیت اور فوائد وثمرات ہیں تو دوسری طرف مسلم خواتین کا رویہ ہم سب کے سامنے ہے کہ کس تیزی کے ساتھ ہوس مٹانے کے چکر میں ایمان کے قلادے کو گلے سے نکال پھینکتی ہیں اور کفر وشرک کی تاریک وادی میں گر کر دائمی جہنم اور ابدی خسارے کو مول لیتی ہیں اور اپنی عزت وناموس اور وجود کو ایسے غیر مسلم خونخواروں اور درندوں کے حوالے کر دیتی ہیں جو چند روز خود استعمال کرتے ہیں، پھر کچھ دنوں بعد ہَوَس

کے پجاریوں، آبرو کے لٹیروں، ظلم وستم، جبر وتشدد اور بربریت کے خوگروں کے حوالے کر دیتے ہیں جو نا صرف یہ کہ ان کی عزت وآبرو کے ساتھ ننگا ناچ کرتے ہیں بلکہ بے انتہا جبر وتشدد، حیوانیت ودرنگی، مار پیٹ، نوع بہ نوع کا ناقابل برداشت اور ناقابل بیان سلوک کر کے بالکل ناکارہ اور رسوائے زمانہ بنا کر، بے یار ومددگار، تن تنہا ہلاکت کے دہانے پر چھوڑ دیتے ہیں، جس کے بعد وہ کسی قابل اور کہیں کی بھی نہیں رہتیں، پھر ان کے دل میں خود کشی کے جذبات کے علاوہ اور کچھ نہیں پنپتا۔

میری اسلامی بہنو! ذرا ایک لمحہ کے لئے تو سوچو کہ تمہارے والدین نے تمھیں کتنی مشقتوں، قربانیوں اور ارمانوں کے ساتھ تمہاری پرورش کی، خدا جانے ان کے دلوں میں تمہارے متعلق کیا کیا تمنائیں، آرزوئیں اور جذبات رہے ہوں گے، تم نے کفر اختیار کر کے یک لخت ان کے دلوں پر ایسا آرا چلا ڈالا کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور ان کے تمام تر جذبات خاک میں مل گئے۔

اے بنات آدم! کیا تم نے یہ نہ سوچا کہ کفر وارتداد اختیار کر کے تمہارا آخری انجام کیا ہونا ہے، کیا تم نے جہنم اور جہنم کی آگ کے بارے میں نہیں جانا کہ دنیا کی آگ اُس آگ کے ستّر اجزاء میں سے ایک جُزء ہے، کیا تمھیں نہیں معلوم کہ جہنم کی آگ ہزار برس تک دہکائی گئی، یہاں تک کہ سُرخ ہوگئی، پھر ہزار برس اور دہکائی گئی یہاں تک کہ سفید ہوگئی، پھر ہزار برس اور دہکائی گئی یہاں تک کہ سیاہ ہوگئی، تو اب وہ خالص سیاہ ہے، جس میں روشنی کا نام ونشان نہیں۔

کیا تم کو علم نہیں کہ دنیا کی آگ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ اسے جہنم میں پھر نہ لے جایا جائے۔

کیا تم نے یہ حدیث نہیں سنی کہ جس کو سب سے کم درجہ کا عذاب ہوگا، اسے آگ کی جوتیاں پہنا دی جائیں گی، جس سے اُس کا دماغ ایسا کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھولتی ہے، وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اس پر ہو رہا ہے، حالانکہ اس پر سب سے ہلکا عذاب ہو رہا ہوگا۔

کیا تم نے یہ نہیں پڑھا کہ ہلکے درجہ کا جس پر عذاب ہو رہا ہوگا، اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کہ اگر ساری زمین تیری ہو جائے، تو کیا تو اس عذاب سے بچنے کے لیے سب کی سب فدیہ میں دیدے گا؟ تو وہ کہے گا جی ہاں! اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جب تُو آدم کی پشت میں تھا تو ہم نے اس سے بہت آسان چیز کا حکم دیا تھا کہ کفر نہ کرنا مگر تُو نے نہ مانا۔

اے خواتین اسلام! کیا تمہاری نظروں سے قرآن مجید میں جہنم کے متعلق یہ تفصیلات نہیں گزریں:

1۔ جہنمی عذاب سے تنگ آ کر موت طلب کریں گے لیکن انہیں موت نہیں آئے گی۔

2۔ جہنم کی آگ جہنمیوں کے چہرے کا گوشت جلا ڈالے گی اور ان کے جبڑے باہر نکل آئیں گے۔

3۔ جہنم کی آگ نہ زندہ چھوڑے گی نہ مرنے دے گی۔

4۔ جہنم میں کافروں کو بند کر کے اوپر سے دروزوے بند کر دیے جائیں گے۔

5۔ جہنم میں کافر پھنکارے ماریں گے (اور شور اس قدر ہوگا کہ) کانوں پڑی آواز سنائی نہیں دے گی۔

6۔ جہنمیوں کو تھوہر کا زہریلا کانٹے دار اور بدبودار درخت کھانے کے لیے دیا جائے گا۔

7۔ جہنمیوں کے زخموں سے بہنے والا خون اور پیپ، نیز کھولتا ہوا پانی جہنمیوں کو پینے کے لیے دیا جائے گا۔

8۔ جہنمیوں کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا۔

9۔ جہنمیوں کی گردنوں میں (آگ کے) بھاری طوق ڈالے جائیں گے۔

10۔ جہنمیوں کو سخت زہریلی گرم ہوا اور سخت زہریلے دھویں کا عذاب بھی دیا جائے گا۔

11۔ جہنمیوں کو آگ کے پہاڑ" صعود" پر چڑھنے کا عذاب دیا جائے گا۔

12۔ جہنمیوں کو لوہے کے گرزوں اور ہتھوڑوں سے مارا جائے گا۔

میری اسلامی بہنو! جن مختلف قسم کے عذاب جہنم کا ہم سب کے رب قہار نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے کیا تمہیں ان عذاب سے ڈر نہیں لگتا؟ کیا ان پر تم راضی ہو چکی ہو؟ کیا تمہارے والدین نے اتنے لاڈ پیار سے اسی لئے تمہاری پرورش کی تھی، دکھ درد سہا تھا، انگنت راتوں کو قربان کیا تھا کہ کل کو جوان ہو کر، ان کا ساتھ چھوڑ کر کسی غیر مسلم کے ساتھ راہ فرار اختیار کر لینا!!!

اے حواء کی بیٹیو! تم پر سخت تعجب ہے کہ تم اپنے اختیار اور مرضی سے اپنے لئے جہنم کی اس سخت آگ میں جلنے کے اسباب پیدا کر رہی ہو جس سے آگ بھی ڈرتی اور پناہ مانگتی ہے۔

اے اللہ ہم سب کو عقل سلیم عطا فرما اور ہمارے ایمان و اعمال، جان و مال، عزت و آبرو کی حفاظت فرما، اور ہم سب کو کفر و ارتداد کی ناپاکی سے دور رکھ، آمین۔

کفر وارتداد سے روکنے کے لئے خواتین اسلام سے خطاب

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز مت مرنا مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو۔

ذرا غور کیا جائے کہ آخر کیا بات ہے کہ اللہ تعالی انتہائی تاکید کے ساتھ مسلمانوں سے فرمارہے ہیں کہ سوائے اسلام کے اور کسی حالت پر ہرگز جان نہ دینا بلکہ مرتے دم تک اسلام پر ہی قائم ودائم اور کاربند رہنا۔

اصل میں بات یہ ہے کہ ایمان ہی اللہ رب العزت کی سب سے بڑی نعمت ہے اور دین اور دنیا کی دیگر نعمتوں اور بھلائیوں کا سرچشمہ ہے، اگر اسلام وایمان نہ ہوتو ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنم میں مختلف قسم کا عذاب چکھنا ہے۔ بلاشبہہ یہ ایمان ہمیں بلا مشقت اور بغیر محنت کے محض اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے مل گیا ہے، اس کے باوجود اگر ہم اس کی قدر نہ کریں اور اللہ کا شکر نہ بجالائیں تو بڑی نادانی، ناکامی اور خسارے کی بات ہوگی۔

خواتین اسلام! اس ایمان کی قدر وقیمت معلوم کرنی ہوتو حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے معلوم کی جائے کہ وہ تپتی دھوپ میں گرم ریت پر لٹا دیئے جانے اور پیٹھ جھلس جانے اور گلے میں رسی ڈال کر گلیوں میں کھینچے جانے کے باوجود بھی ایمان چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔

ایمان کی قدر و منزلت معلوم کرنی ہو تو حضرت خبابؓ سے پوچھیئے کہ جنہیں کبھی شدید گرمی میں لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں ڈال دیا جاتا، تو کبھی لوہے کی سلاخیں آگ میں دہکا کر پیٹھ کو داغ دیا جاتا اور کبھی انگاروں پر لٹا کر گھسیٹا جاتا یہاں تک کہ ان کے خون اور چربی سے آگ ٹھنڈی ہو جاتی، لیکن اتنی سخت تکلیفوں اور مصیبتوں کو جھیلنے کے باوجود بھی انہوں نے ایمان کو ترک کرنا گوارا نہیں کیا۔

ایمان کی اہمیت جاننی ہے تو حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا سے جانیے کہ وہ عمر دراز کمزور خاتون تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کی وجہ سے کفار و مشرکین نے ان کے شوہر حضرت یاسر اور ان کے لڑکے حضرت عمار رضی اللہ عنہم کے ہمراہ انہیں بھی سخت سزائیں دیں، کفار نے آپ رضی اللہ عنہا کو لوہے کی زرہ پہنا کر تپتی دھوپ میں کھڑا کیا تا کہ مکہ کے چمکتے ہوئے سورج کی تپش سے یہ لوہا گرم ہو کر آپ کے جسم کو اذیت ناک جلن دے اور نتیجتاً آپؓ اسلام سے پھر جائیں، مگر ایمان ان کے دل کی گہرائی میں اتر ہوا تھا، جس کی وجہ سے ہر مصیبت سہنا ان کے لئے آسان ہو گیا تھا، یہاں تک کہ ایک مرتبہ بدبخت ابو جہل نے غصہ میں آ کر حضرت سمیہؓ پر نیزہ سے وار کیا، جو جسم کے آر پار ہو گیا اور وہ خون میں لت پت ہو کر گر پڑیں اور شہید ہو گئیں، مگر انہوں نے اسلام کا سودا نہیں کیا، حضرت سمیہ وہ خاتون ہیں جنہیں اسلام کی شہیدۂ اوّل ہونے کا اعزاز و شرف حاصل ہے۔

اگر ایمان کی مضبوطی دیکھنی ہو تو فرعون کی خادمہ کا واقعہ سنیں، حدیث کی کتابوں میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اسراء کی رات ایک مقام سے مجھے نہایت ہی اعلیٰ قسم

کی خوشبو کی مہک آنے لگی، تو میں نے کہا اے جبریل! یہ کیسی عمدہ اور بہترین خوشبو ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ فرعون کی بیٹی کی کنگھی کرنے والی (خادمہ) اور اُس کی اَولاد کی خوشبو ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا معاملہ پوچھا تو حضرت جبریلؑ نے بتایا کہ فرعون کی بیٹی کو کنگھی کرتے ہوئے اس مومنہ خاتون کے ہاتھ سے اتفاقاً کنگھی گر پڑی تو اس کی زبان سے بے ساختہ "بسم اللہ" نکل گیا۔ فرعون کی بیٹی نے کہا "بسم اللہ" کہہ کر تم نے میرے باپ کو مراد لیا ہے؟ اُس (خادمہ) نے جواب دیا کہ نہیں، بلکہ اس اللہ کا جو میرا اور تیرے باپ کا پروردگار ہے، فرعون کی بیٹی نے (غصہ میں) کہا کہ میں اس کی خبر اپنے باپ کو دے دوں گی، تو اس مومن عورت نے کہا کہ کوئی حرج نہیں، چنانچہ اُس نے اپنے باپ فرعون کو ساری بات سنائی۔ فرعون نے اُس (خادمہ) کو بلوایا اور کہا کیا تم میرے سوا کسی اور کو ربّ مانتی ہو۔ اس خادمہ نے کہا ہاں میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے۔ فرعون نے اُسی وقت حکم دیا کہ تانبے کی بنی ہوئے گائے کو آگ میں تپایا جائے، جب وہ بالکل آگ جیسی ہو جائے تو پھر اس عورت اور اس کے بچوں کو ایک ایک کر کے اُس میں ڈال دیا جائے۔ اُس مومنہ عورت نے فرعون سے کہا میری ایک درخواست ہے، اُس نے کہا کیا ہے؟ تو اُس عورت نے کہا میری خواہش یہ ہے کہ (ہمارے مرنے کے بعد) میری اور میرے بچوں کی ہڈیاں ایک کپڑے میں جمع کر کے دفن کر دینا۔ فرعون نے کہا اَچھا تیرے کچھ حقوق ہمارے ذمہ ہیں اِس لئے یہ منظور ہے، اس کے بعد فرعون نے حکم دیا کہ ایک ایک کر کے اِس کے بچوں کو اس میں ڈال دو۔ جب دُودھ پیتے بچے کی باری آئی (فرعون کے سپاہیوں

نے جب اُس بچے کو اس کی گود سے چھینا) تو وہ گھبرائی (تو اللہ تعالیٰ نے دُودھ پیتے بچے کو قوت گویائی عطا فرمائی) اُس نے (اپنی ماں سے) کہا:

يَا أُمَّهْ اقْتَحِمِي فَإِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ، فَاقْتَحَمَتْ۔

اے میری امی جان! پرواہ نہ کیجئے بلکہ مجھے آگ میں ڈال دیجئے، کیونکہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت ہلکا ہے، یہ سننا تھا کہ اس کی (ماں نے بچے کو آگ میں) ڈال دیا۔ (مسند احمد، مستدرک حاکم وغیرہ)

خواتین اسلام! ذرا سوچیں کہ اس اللہ کی بندی نے خود کو اور اپنے معصوم بچوں کو آگ میں جل کر شہید ہو جانا تو قبول کر لیا لیکن ایمان سے نہ پھریں۔

ایک طرف تو اسلام پر مر مٹنے والی خواتین کے یہ حالات ہیں کہ بڑی سے بڑی مصیبت جھیل کر اپنے ایمان پر ثابت قدم رہیں تو دوسری طرف آج ہماری بعض مسلم لڑکیاں کفار و مشرکین کے جھوٹے پیار میں پھنس کر ہندو مذہب اختیار کر رہی ہیں، اور ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنم اپنا ٹھکانا بنا رہی ہیں۔

ایسی خواتین ذرا ان باتوں پر بھی غور کریں اور ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ یہ کفار و مشرکین جو اپنی برادری میں تِلَک، جہیز، گاڑی، زمین اور لمبی لمبی رقم لے کر شادی کرتے ہیں، پھر بھی ہم اس طرح کی خبر سنتے اور پڑھتے ہیں کہ ہندو شوہر نے اپنی ہندو بیوی سے مزید جہیز کا مطالبہ کرنا شروع کیا اور نہ ملنے پر زندہ جلا دیا، یا گلا کاٹ دیا، یا زہر دے کر مار ڈالا، وغیرہ وغیرہ، تو یہ پیسوں کے لالچی اور جہیز کے حریص ہماری اس مسلم لڑکی کو کتنے دن

برداشت کریں گے جوان کے ساتھ بھاگ کر بغیر جہیز، بغیر گاڑی اور بغیر زمین وجائداداور بغیر نقد پیسوں کے شادی کرلی ہے؟ یقین مانئیے کہ یہ مسلم لڑکیوں کے جسم سے کھیل کر سال ڈیڑھ سال میں جب تھک جاتے ہیں تو یا تو اسے کمائی کا ذریعہ بنادیتے ہیں یا مار پیٹ کر بھگادیتے ہیں۔اب یہ لڑکی دردر کی ٹھوکریں کھاتی پھرتی ہے، نہ اپنے گھر آنے کے لائق رہ گئی ہے اور نہ اس ظالم شوہر کے ساتھ رہنے کا کوئی راستہ ہے۔

میری اسلامی بہنو! اللہ کی قسم جن کو تم وفادار سمجھتی ہو وہ اس قدر بے وفا ہیں کہ ان کی داستانیں سن کر تمہارا دل دہل جائے، جن کی جھوٹی جھوٹی باتیں سن سن کر تم ان کو اپنے سے بیحد محبت کرنے والا سمجھ رہی ہو ان کی ظلم وزیادتی اور حیوانیت ودرندگی کی کہانیاں سن کر کلیجہ منہ کو آئے، جن کو سچا عاشق سمجھتی ہو ان کے واقعات کا علم ہو جائے تو تم کبھی بھی ان ناپاکوں کا چہرہ دیکھنا تو درکنار ان کی گفتگو اور بات چیت سننا گوارا نہ کرو، تم جن کو شادی کرکے اپنی زندگی کا بیڑا پار لگانے والا سمجھ رہی ہو ان کی حقیقت جان کر پوری زندگی بغیر شادی کے رہنا پسند کرنے لگو گی مگر ان کے ساتھ ہرگز شادی کے لئے تیار نہ ہوؤ گی۔

خواتین اسلام! وہ کفار ومشرکین جو تمہاری خوب جھوٹی تعریفیں کرکر کے اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کرتے ہیں اگر تم ان کے جال میں پھنس گئی تو کچھ دنوں بعد تم زہر کھا کر مرجانا پسند کرنے لگو گی، مگر ان کے ساتھ رہنا کسی صورت میں پسند نہ کروگی، اور یہ کوئی میرا محض دعوی نہیں بلکہ بہت سی مسلم لڑکیوں کے ساتھ ایسا ہو چکا ہے جس کی خبر سوشل میڈیا پر بھی وائرل ہوتی رہتی ہے، اور یہ خبریں تو ان لڑکیوں کی ہیں جو اپنے غیر مسلم شوہروں

سے ظلم وتشدد اور گھناؤنے برتاؤ سے عاجز آ کر کسی طرح ان کے قبضے سے باہر نکل آئیں اور پھر انھوں نے اپنے اوپر بیتی دردناک وخوفناک داستانیں سنائیں۔ رہیں وہ مسلم لڑکیاں جن کے ساتھ ان ظالموں نے ہر قسم کی زیادتی کرتے کرتے بے دردی کے ساتھ جان سے مار ڈالا کہ وہ اپنے اوپر بیتی ظلم وتشدد کی داستانیں نہ سنا سکیں۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان درندوں نے کس طرح تڑپا تڑپا کر ان کی جانیں لی ہوں گے۔ الامان والحفیظ

میری اسلامی بہنو! کیا کوئی غیر مسلم تم سے شادی کر کے مطمئن ہو جاتا ہے کہ تم اس کی وفادار رہو گی؟ اس کا ساتھ نبھاؤ گی؟ ہرگز نہیں، کیوں کہ جب تم اتنا بڑا کلیجہ رکھتی ہو کہ اپنے ماں باپ، بھائیوں، بہنوں اور اپنے گھر والوں کو لات مار کر ایک غیر مسلم کے ساتھ بھاگ گئی جس سے نہ تمہارا کوئی خاندانی رشتہ، نہ ایمانی تعلق، تو پھر تم کچھ بھی کر سکتی ہو، اس لئے وہ بھی کچھ ہی دنوں کے لئے تمہاری عزت وآبرو لوٹنے اور تمہارے جسم سے کھیل کر تمہیں برباد کرنے کی نیت سے شادی کرتا ہے، ہمیشہ رکھنے کی نیت اس کی کس بنیاد پر ہوگی؟ کیا وہ نہیں جانتا کہ تم کتنی پتھر دل ہو کہ وقتی شہوت پوری کرنے کے لئے اپنے گھر والوں خصوصا ماں باپ اور بھائیوں، بہنوں کو تڑپتا ہوا چھوڑ کر، ان کی عزت وآبرو داؤ پر لگا کر، ان کا بلکہ پورے مسلم سماج کا سر نیچا کر کے، دنیوی واخروی بھیانک انجام کو سوچے بغیر گھر سے نکل گئی ہو، اس لئے وہ کبھی بھی تمہیں راحت وسکون کے ساتھ رکھ ہی نہیں سکتا۔

خواتین اسلام! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ غیر مسلم تنظیموں کی طرف سے یہ اعلان ہے کہ مسلم لڑکی سے شادی کرنے پر ڈھائی لاکھ روپئے ملیں گے اور ایک مکان، نیز چھ مہینے

تک ان کے کھانے پینے، رہنے سہنے کا انتظام بھی، لہذا غیر مسلم سوچتا ہے کہ مسلم لڑکی بھی ملے گی، مکان بھی ملے گا اور ساتھ میں ڈھائی لاکھ روپئے بھی، اور سب کچھ مفت میں، اس لئے وہ ہر ممکن کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح بہلا پھسلا کر مسلم لڑکی سے شادی ہوجائے، تا کہ شادی کے کاغذات دکھا کر اور مسلم لڑکی کے دستخط کرا کر یہ انعام حاصل ہوجائے، پھر مقصد پورا ہونے اور اس کی عزت سے کھیلنے کے بعد دھکے دے کر بھگا دیں گے، یا اس قدر پریشان کریں گے کہ وہ خود ہی بھاگنے پر مجبور ہوجائے گی، یا خود ہی سے اپنی جان دے دے گی۔

میری اسلامی بہنو! تمہیں معلوم ہے کہ جب کوئی مسلمان لڑکی کسی غیر مسلم کے ساتھ بھاگ جاتی ہے، پھر اگر وہ کسی طرح واپس بھی آجائے اور مسلمان ہوجائے تب بھی وہ پوری زندگی کے لئے ایک عار بن جاتی ہے، اور اس کی اور اس کے گھرانے کی لڑکیوں کی شادیاں مشکل ترین ہوجاتی ہیں، نیز اس کے پورے گھر والوں کا سر ہمیشہ کے لئے شرم سے نیچا ہوجاتا ہے، اس لئے ایسا گھناؤنا اور ناپاک قدم اٹھانے کے بارے میں کبھی نہ سوچنا، بلکہ اگر کچھ اس طرح کی بات ذہن میں آئے بھی تو صاف صاف اپنے گھر والوں سے جلد شادی کرنے کے متعلق خود کہہ دینا یا کسی سے کہلوا دینا؛ لیکن خدارا کبھی بھی، کسی صورت میں بھی کسی ہندو کے ساتھ بھاگ جانے اور شادی کر لینے کی غلطی نہ کرنا، ورنہ دن بدن بچھتاؤ گی اور رو رو کر تمہارا زندگی گزرے گی۔

اور سب سے اہم اور بڑی بات یہ ہے کہ اگر کفر و شرک کی حالت میں تمہارا انتقال ہوگیا تو ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنم کی دہکتی آگ میں جلنا پڑے گا اور سخت سے سخت عذاب کو

چکھنا پڑے گا، اور تمہیں معلوم بھی ہے کہ جہنم کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ (سورۃ التحریم، ٦)

اسی طرح اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

نہ تو اُن کا کام تمام کیا جائے گا کہ وہ مر ہی جائیں، اور نہ اُن سے جہنم کا عذاب ہلکا کیا جائے گا۔

یعنی جہنم میں نہ موت آئے گی اور نہ ہی عذاب کم کیا جائے گا۔

قرآن کریم کی متعدد آیات میں مذکور ہے کہ جہنمیوں کی غذا کھولتا ہوا پانی، کانٹوں والا کھانا، گلے میں اَٹکنے والا کھانا، زخموں کے دھوون اور پیپ، پگھلا ہوا تانبا وغیرہ ہیں، یعنی انتہائی تکلیف دہ چیزیں ہی جہنمیوں کو کھانے اور پینے کے لیے دی جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”جب ایک دفعہ اُن کی کھال جل چکی ہوگی تو ہم اُس کی جگہ دوسری نئی کھال پیدا کر دیں گے، تاکہ عذاب چکھتے ہی رہیں۔“

اسی طرح ارشاد الٰہی ہے:

”دوزخیوں کو مارنے کے لیے لوہے کے گُرز (ایک قسم کا ہتھیار) ہیں، وہ لوگ جب بھی جہنم کی گھٹن سے نکلنا چاہیں گے، پھر اُسی میں دھکیل دئے جائیں گے اور اُن سے کہا

جائے گا کہ جلنے کا عذاب چکھتے رہو۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جہنم کو ایک ہزار سال تک دھونکا گیا تو اُس کی آگ سرخ ہوگئی، پھر ایک ہزار سال تک دھونکا گیا تو اُس کی آگ سفید ہوگئی، پھر ایک ہزار سال تک دھونکا گیا تو اُس کی آگ سیاہ ہوگئی، چنانچہ جہنم اب سیاہ اندھیرے والی ہے۔" (ترمذی، ابن ماجہ)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جہنمیوں میں سب سے ہلکا عذاب اُس شخص پر ہوگا جس کی دونوں جوتیاں اور تسمے آگ کے ہوں گے، جن کی وجہ سے ہانڈی کی طرح اُس کا دماغ کھولتا ہوگا۔ وہ سمجھے گا کہ مجھے ہی سب سے زیادہ عذاب ہو رہا ہے، حالانکہ اُس کو سب سے کم عذاب ہو رہا ہوگا۔" (متفق علیہ)

اے حواء کی بیٹیو! ذرا سوچو تو سہی کہ کفر و شرک کی کیا سزا ہے، تم اس سے کس طرح برداشت کر پاؤ گی، اس لئے چاہے کچھ بھی ہو جائے مگر ایمان کے دامن کو نہ چھوڑنا۔

اللہ تعالی ہمارے ایمان، اعمال اور ہمارے جان و مال کی حفاظت فرمائے، اور اسلام پر جینا اور مرنا نصیب کرے، آمین، ثم آمین۔

خواتین کو کفر وارتداد سے کیسے بچایا جاسکتا ہے؟

کفر وارتداد کی بادِ سَمُوم سے اکثر مسلم علاقے متاثر ہوتے ہوئے نظر آرہے ہیں، ہر دن کسی نہ کسی علاقہ کی مسلم لڑکیوں کے ارتداد کی روح فرسا خبر قلب وجگر اور پورے وجود کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتی ہے، بعض وہ علاقے جہاں خواتین اسلام میں عصری تعلیم کا رجحان نسبتا نہ کے درجہ میں ہے اور کفار ومشرکین سے سابقے بہت کم ہیں ان علاقوں سے بھی اب مسلم لڑکیوں کے غیر مسلموں کے چنگل میں پھنس جانے اور کفار ومشرکین کے ہتھے چڑھ جانے اور ان سے کورٹ میرج کر لینے کے واقعات سننے میں آنے لگے ہیں، ماضی میں ہمارے علاقہ میں اس طرح کے واقعات بہت کم پیش آئے، لیکن اس وقت اس تعلق سے ہمارے علاقہ کے حالات بھی بہت نازک اور تشویش ناک ہیں، جہاں تک میں نے غور وفکر کیا ہے اور حالات کا جائزہ لیا ہے ہمارے علاقہ میں اس کے درج ذیل اسباب سمجھ میں آرہے ہیں:
(ممکن ہے کہ ان کے علاوہ بھی اسباب ہوں، جن کا انکار نہیں)

(1) سب سے بڑا سبب نفسانی اور جنسی خواہش کے پیچھے چلنا ہے، جس کے بعد جائز وناجائز، حلال وحرام، مسلم وغیر مسلم کا امتیاز ختم ہوجاتا ہے، اور عقل پر ایسا پردہ پڑ جاتا ہے کہ ماں کی ممتا، والد کی پدرانہ شفقتیں، بھائیوں اور بہنوں کی اخوت و بھائی چارگی، اسلامی غیرت وحمیت، اہل خانہ کی عزت وآبر اور خود اپنے دنیوی بھیانک انجام اور اخروی دائمی جہنم

کی طرف ذہن بھی نہیں جاتا، بس دن ورات صرف ایک ہی فکر رہتی ہے کہ کسی طرح نفسانی اور جنسی خواہش کی تکمیل ہو۔

اس کا علاج اور سد باب یہ ہے کہ بروقت شادی کرنے کا ماحول بنایا جائے، بلاوجہ تاخیر سے پرہیز کیا جائے بطور خاص کسی طرح کی بے راہ روی کے شبہات کے وقت آنا فانا کسی مسلمان لڑکے سے نکاح کر دیا جائے۔ اور خواہ مخواہ کے اخراجات ولوازمات کو بالائے طاق رکھ دیا جائے۔

(2) دین اسلام سے غایت درجہ عقیدت ومحبت اور اس پر مر مٹنے کے جذبہ کا نہ ہونا ہے۔ اور یہ بچپن ہی سے گھر کی چہار دیواری سے لیکر مدارس اور دینی درسگاہوں سے حاصل ہوتا ہے، اس کے بغیر ایمان پر جمنا بڑا مشکل ہے۔

(3) جنت کی نعمتوں اور جہنم کی ہولنا کیوں کا علم نہ ہونا ہے۔ اس کے لئے محلہ محلہ، گلی گلی اصلاحی بیانات کرائے جائیں اور معتبر علمائے کرام کے بیانات کرائے جائیں، اور کھل کر کفر وارتداد کے دنیوی واخروی بھیانک انجام کو بیان کیا جائے، جس کے لئے غیر مسلموں کے ساتھ بھاگ جانے والی ان مسلم عورتوں کے چند واقعات ضرور بیان کئے جائیں جن کو ان کے کافر شوہروں نے اپنی ہوس کا نشانہ بنا کر چند مہینوں میں یا تو بے دردی کے ساتھ پیٹ پیٹ کر جان سے مار ڈالا، یا ایک دو بچے ہونے کے بعد پیسے اور جہیز کا مطالبہ پورا نہ ہونے پر غیر مسلم غنڈوں کے ہاتھوں بیچ ڈالا، جو اس کو اپنی ہوس کا نشانہ بنا کر موت کے گھاٹ اتار ڈالے۔ وغیرہ وغیرہ۔

(4) موبائل کا ان کے ہاتھوں میں ہونا ہے، جس کا غلط استعمال اس قدر ہیجان پیدا کر دیتا ہے کہ پھر مسلم اور غیر مسلم کا فرق بالائے طاق رکھ کر فرار اختیار کر لینے پر طبیعت آمادہ ہوجاتی ہے۔ چوں کہ لڑکیوں کے پاس پرسنل موبائل اس طرح کی برائیوں کی جڑ اور کنجی ہے، لہذا شدت کے ساتھ اس پر پابندی لگائی جائے اور اس سلسلہ میں ذرا بھی غفلت نہ برتی جائے ورنہ ایک دن ایسا آئے گا کہ عزت وآبرو اور ایمان کا جنازہ نکل جائے گا اور زندگی کی راحت اور آنکھوں کی نیند اڑ جائے گی۔

(5) ہمارے مکان ودکان وغیرہ کی تعمیر کے وقت مزدور ومستری اکثر غیر مسلم ہوتے ہیں، اسی طرح ہمارے گھروں تک دودھ پہنچانے والے بھی غیر مسلم ہی ہوا کرتے ہیں، نیز ہماری گلی کوچوں میں پھیری والے بھی عموما غیر مسلم ہی ہوتے ہیں، جن سے ہمارے گھروں کی عورتیں پردہ بہت کم کرتی ہیں، جس کی وجہ سے ہماری لڑکیوں سے ان کے تعلقات قائم ہوجاتے ہیں اور دھیرے دھیرے خطرناک حد تک بڑھ جاتے ہیں اور پھر ان کے ساتھ بھاگ جانے تک نوبت آجاتی ہے۔ اس لئے لازمی طور پر ہر ایک سے مکمل پردہ کرنے کی تاکید کی جائے اور کسی ایسے موقع پر گھر کی عمر دراز عورتیں بوقت ضرورت ذرا کڑے لہجے میں بات کریں۔

(6) سامان کی خریداری کے لئے عورتوں کا براہ راست دکانوں پر جانا، دوکان داروں سے ہنس منکھ چہرے اور نرم لہجے کے ساتھ بات کرنا، اور ریٹ کم کرانے کی خاطر حدود شرع کو پار کر جانا ہے، جس کے بعد تعلقات بڑھتے ہیں، پھر دھیرے دھیرے مضبوط

ہوتے ہیں اور پھر کسی وقت بھاگ جانے کے واقعات پیش آجاتے ہیں، اس لئے اس پر بھی سختی کے ساتھ پابندی لگانے کی ضرورت ہے۔

یاد رہے کہ اگر ہم نے ابھی ان سب چیزوں پر کنٹرول کرنے کی محنت نہیں کی تو وہ دن دور نہیں کہ بڑے شہروں کی طرح ہمارے علاقہ کا حال بھی برا ہو جائے گا اور آئے دن ارتداد کی روح فرسا خبر سننے کو ملنے لگے گی پھر کنٹرول کرنا مشکل ترین امر بن جائے گا۔

فی الفور یہ چیزیں ذہن میں آئیں تو لکھ دیا ممکن ہے کہ نفع ہو۔

اللہ ہم سب کے ایمان واعمال کا محافظ اور ہمارا حامی وناصر ہو، آمین